شرینک کو اُس باغ کے مالی نے دی کہ تیرتھنکر بھگوان مہاویر باغ میں تشریف لائے ہیں۔ راجہ شرینک یہ خبر سُن کر بہت خوش ہوا۔ اپنی تمام پوشاک اور زیور سوائے تاج اور اسلحہ کے جو راجہ کے جسم پر پہنے ہوئے تھے اُس مالی کو اُس خبر کے دینے کے عیوض میں انعام میں دے دیے۔ راجہ شرینک خُد اشنان کر کے عمدہ نئی پوشاک اور زیور پہن کر معہ تمام فوج کے سوامی مہاویر جی کے درشن کرنے کے لئے باغ میں پہنچا اور وہاں جا کر بھگوان مہاویر کو بندنا نمسکار کر کے نہایت ادب سے اُنکے سامنے بیٹھ گیا اور شہر کے بہت سے لوگ بھگوان مہاویر کے درشن کو گئے ہوئے تھے۔ درشن کر کے بڑے خوش ہوئے۔ غرضیکہ سب لوگ اُنکے اردگرد بیٹھ گئے پھر بھگوان مہاویر نے ہجوم سے مخاطب ہو کر پورے ہجوم کو دھرم اُپدیش دیا، جو کہ سنسار میں رچنا ہو رہی ہے یہ سب پُدگل (Mattar) کی رچنا ہے جو ایک سی نہیں رہتی بدلتی رہتی ہے توں اس میں غلطاں نہ ہو نقصان اُٹھائے گا۔ توں اس رچنا کو بے شمار دفعہ دیکھ چُکے ہو اب تو اس سے کنارہ کر لو اور دھرم کی طرف راغب ہو جاؤ۔ اب تم دان سیل اور تپ اور بھاونہ نیک کی طرف لگو نیک عمل کر کے کرموں کے جال کو توڑ کر آزاد ہو جاؤ اور امراجر پد کو حاصل کرو تا کہ نروان کو پراپت ہو۔

ایسا اپدیش سُنکر لوگوں کو بیراگ پیدا ہوگیا بہت لوگوں نے سراوک کے بارہ برت دھارن کیے اور بہت نے سنجم لیا یعنی تارک الدنیا ہوگے۔ پھر وہاں سے بندنا نمشکار کرکے اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے۔ مگر راجہ شرینک کچھ عرصہ تک وہیں بیٹھا رہا۔ اس اثنا میں ایک دیوتا (فرشتہ) بھگوان مہاویر کے پاس آیا اور اُنکے چرنوں میں نمشکار کرکے دست بستہ عرض کی کہ بھگوان مہاویر جی میری کسقدر عمر باقی ہے۔ ترلوکی ناتھ بھگوان مہاویر نے جواب دیا، کہ تمہاری عمر کے صرف سات دن باقی رہتے ہیں۔ یہ جواب سُنکر دیوتا وہاں سے غائب ہوگیا۔ پھر شرینک راجہ نے بھگوان سے پوچھا ہے بھگوان! سات دن کے بعد یہ دیوتا کس جگہ پیدا ہوگا۔ بھگوان مہاویر نے جواب دیا کہ اسی شہر میں جنم لیگا۔ راجہ شرینک نے پھر ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ بھگوان اس سے پہلے اسکا کونسا جنم تھا۔ بھگوان نے پہلے پانچ جنموں کا حال سُنا دیا جو ذیل میں درج کیا جاتا ہے:

اس جمبودیپ میں ایک پورنام کا گاؤں تھا اس گاؤں میں ایک غریب برہمن رہتا تھا، جس کا نام رابڑ پامر تھا جو کہ بہت ہی کنگال یعنی غیب تھا ، جوگدائی سے گذارہ کیا کرتا تھا۔ اُسکے دو بیٹے تھے ایک کا نام بھب دیو اور

دوسرے کا نام بھاب دیو تھا یہ دونوں لڑکے بھی گدائی کر کے اوقات بسری کرتے تھے۔ ایک دن بھب دیو کو جو کہ بڑا لڑکا تھا ایک سادھو مہاتما اچانک ملا لڑکے نے سادھو مہاتما کے پاس عرض کی کہ مہاراج ہم بڑے دُکھی ہیں کوئی ایسا اُپائے بتا دیجیے جس سے ہم لوگ مالدار ہو جائیں اور ہمارہ دلدر دور ہو جائے۔ سادھو مہاتما نے فرمایا کہ تم سنسار کو چھوڑ کر تارک الدنیا ہو جاؤ۔ تب سُکھی ہو گے ورنہ جنم جنم میں دُکھ پاؤ گے چنانچہ سادھو مہاتما جی کا یہ کہنا اُس پر اثر کر گیا فی الفور سادھو جی کے کہنے کو منظور کر کے لباس فقیری پہن کے اُنکے ساتھ ہو لیا اور جپ تپ میں مشغول ہو گیا۔ پھر کچھ عرصہ کے بعد خیال پیدا ہوا کہ میرا چھوٹا بھائی بہت ہی تکلیف میں ہے چل کر اُسکو سمجھاؤ اور سنسار روپی جال سے نکال کر سادھو ورتی میں لگا دوں۔ اس خیال کے پورا کرنے کے لئے اپنے گورو سے اِجازت لے کر اُسی وقت اپنے گاؤں میں پہنچا جہاں اُس کا بھائی رہتا تھا اور وہاں جا کر اپنے چھوٹے بھائی کو اپدیش دیا کہ اس دُکھ روپی سنسار کو چھوڑ دو ورنہ کبھی سُکھی نہ ہو پاؤ گے اور سادھو ہو جاؤ ورنہ جنم جنم میں دُکھ پاؤ گے۔ بھاب دیو نے جواب دیا کہ ہے مہاراج میرا تو ابھی بیاہ ہوا ہے۔ مسماۃ ناگلاں نامی عورت سے اور اُسی بیاہ کا یہ جلسہ ہو رہا ہے۔

سادھو نے فرمایا ہے بھائی ایسے ایسے بیاہ بہت بار یعنی بیشمار دفعہ ہو چکے ہیں کوئی غرض پوری نہیں ہوتی بیاہ سے سنسار کے دُکھوں سے چھٹکارہ نہیں ہوتا بلکہ تکلیفوں میں زیادہ غرقاب ہو جاتا ہے۔ اِسکو چھوڑ کر ہمارے ساتھ چلو۔ اس طرح بھاب دیو نے بھی اپنے بھائی کی بات مان کر سادھو لباس پہن لیا اور اُس کے ساتھ ہولیا۔ بعد چلے جانے بھاب دیو کے مسماۃ ناگلاں کو آرجاں کی سنگت ہوگئی اور وہ اپنے دھرم کی طرف لگ گئی سنسار کے سُکھوں کو چھوڑ دیا ہر وقت عبادت میں مشغول رہنے لگی یہانتک کہ اپنا جسم بالکل دُبلا کر دیا۔ بھاب دیو کو جو کچھ اُنکے بڑے بھائی فرماتے ویسے ہی کرتا غرضکہ ہر وقت اُنکی تابعداری میں رہتا تھا۔ لیکن اُسکو اپنی بیاہتا استری کا خیال دور نہ ہوا۔ اس طرح سے کچھ عرصہ گذر گیا پھر اُنکے بڑے بھائی بھب دیو جی سرگباس ہو گئے اُنکے سرگباس ہو جانیکے بعد انہیں یہ خیال ہوا کہ اب کس کا ڈر ہے چلو اپنی استری سے مِلنا چاہیے۔ چنانچہ وہ اپنے گاؤں پہنچا اور ایک جگہ دیوتا کے ڈیرہ میں آ اُترا مسماۃ ناگلاں کو جب خبر لگی کہ سادھو منی راج اس گاؤں میں رونق افروز ہوئے ہیں بڑی خوش ہوئی اور سادھو منی راج کے درشن کرنیکے لئے اُس ڈیرہ پر گئی وہاں جا کر سادھو کو آرددھیان میں دیکھا یعنی کسی غم وفکر

میں ڈوبا ہوا پایا۔ اُس سادھو کو نہایت ادب سے نمسکار کر کے عرض کی کہ
مہاراج کس طرف آپکا خیال لگا ہوا ہے۔ منی راج نے فرمایا کہ ہے سیو کہ
ہمارا ایک کام پورا کرو میں تمہارا بڑا احسان مند رہونگا اُس نے کہا کہ بتلاؤ
مہاراج کیا کام ہے۔ سادھو نے کہا کہ اس گاؤں میں ایک عورت رہتی ہے
جو ذات کی برہمنی ہے اور اُس کا نام ناگلاں ہے اُسکو بُلا کر لاؤ۔ یہ بات سُن
کر عورت نے سادھو کو لعنت ملامت کی کہ سادھوؤں کا دھرم نہیں ہے تم کیوں
اپنے دھرم کو لاج لگاتے ہو اور تخت شاہی سے گرتے ہو تم بدنصیب ہو جو ایسے
اُتم دھرم کو چھوڑ کر بدکرداریوں کیطرف لگتے ہو دہتکار ہے، ہائے کرموں تم
بہت بُرے ہو جسکے پیچھے لگ جاتے ہو اُس کا ستیاناس کر دیتے ہو ایسا کہکر
اُس سادھو کو کہنے لگی کون ناگلاں ہے اور کس دھرم کی یہ ریت ہے اب مجھ کو
پورا پورا حال ظاہر کرو کہ تمہاری کس طرح سے نیت بگڑ گئی۔ سادھو نے کہا کہ
میں نے ناگلاں سے بیاہ کیا تھا اور اُس دن اُس کو چھوڑ کر اپنے بھائی کی شرم
کے مارے اُس کے ساتھ چلا گیا تھا۔ اب بھائی کال کر گیا ہے اور میں اُس
کے ساتھ سنسارک سُکھ بھوگنے یعنی مباشرت کے واسطے آیا ہوں۔ پھر اُس
عورت نے اُسکو کہا کہ کیوں موقعہ سے چوکتے ہو یہ وقت پھر ہاتھ نہ آویگا اور